

ADVANCE SOCIAL SCIENCE ARCHIVE JOURNAL

Available Online: <https://assajournal.com>

Vol. 02 No. 04. Oct-Dec 2024. Page#.1745-1755

Print ISSN: [3006-2497](https://doi.org/10.5281/zenodo.23318560) Online ISSN: [3006-2500](https://doi.org/10.5281/zenodo.23318560)Platform & Workflow by: [Open Journal Systems](https://doi.org/10.5281/zenodo.23318560)<https://doi.org/10.5281/zenodo.23318560>

Gender Equality in Islam a Critical and Comparative Study of Rights and Responsibilities in the Light of the Qur'an and Sunnah

اسلام میں صنفی مساوات کا تصور قرآن و سنت کی روشنی میں حقوق و فرائض کا تحقیقی و تقابلی مطالعہ

Muhammad Salman Qureshi

MPhil Scholar in Islamic Studies, Kohat University of Science and Technology, Kohat, Pakistan

is320232013@kust.edu.pk

Muhammad Talha

LLM Islamic Commercial Law, International Islamic University, Islamabad, Pakistan

muhammad.llmicl152@iiu.edu.pk

Muhammad Bilal

MPhil Scholar in Islamic Studies, HITEC University Taxila Cantt Punjab, Pakistan

bilal717khan@gmail.com

Abstract

This study analyzes the Islamic approach to equality of both sexes based on the Qur'an and the sunnah with special reference to the concept of equality, dignity, justice and to the distribution of rights and duties. It explores the Islamic perspective on the creation of men and women, the principle of human equality, the role of taqwa (piety) as the criterion of moral superiority, and the complementary roles of men and women within the family and society. Women's fundamental rights are also discussed in the study namely inheritance, marriage, economic independence, education, social participation etc. It draws upon the relevant parts of the Qur'an, Prophetic traditions, classical Islamic instruction, and contemporary literature, focusing on the connection between spiritual equality and distribution of social responsibilities in Islam. Moreover, the study juxtaposes the Islamic concept of gender justice with some of the views of Western feminism on individual autonomy, on the concept of patriarchy, and on the equality of rights. The educational approach is based on the importance of both men and women being spiritually and morally accountable, to the principles of justice and mutual respect, and to the citizens' responsibilities in attaining social harmony. The study finds that the Qur'ān and Sunnah offer an ethical and religious guidance for spreading the dignity of the human person, safeguarding the rights of females, enhancing the family ties and responding to the existing problems of gender injustice especially in the modern world.

Keywords: Gender Equality, Islam, Qur'an, Sunnah, Gender Justice, Women's Rights, Human Dignity, Western Feminism

تمہید

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں میں عدل، مساوات، احترام انسانیت اور حقوق و فرائض کے توازن کو بنیادی اہمیت دیتا ہے۔ اسلام نے مرد اور عورت دونوں کو انسانی وقار، عزت اور اخلاقی ذمہ داریوں کے اعتبار سے اہم مقام عطا کیا ہے۔ قرآن مجید اور سنت نبوی ﷺ میں متعدد مقامات پر انسانوں کی

بنیادی مساوات، تقویٰ کی فضیلت، عدل و انصاف اور باہمی احترام کے اصول بیان کیے گئے ہیں۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق انسان کی حقیقی فضیلت کا معیار جنس، رنگ، نسل یا خاندانی حیثیت نہیں، بلکہ تقویٰ، کردار اور نیک اعمال ہیں۔

اسلام میں مرد اور عورت کے حقوق و فرائض کا تصور محض ظاہری مساوات تک محدود نہیں، بلکہ یہ عدل، ذمہ داری اور معاشرتی توازن کے اصولوں پر قائم ہے۔ اسلام نے عورت کو تعلیم حاصل کرنے، نکاح میں رضامندی، وراثت میں حق، ملکیت رکھنے، معاشی معاملات میں حصہ لینے اور معاشرتی زندگی میں مثبت کردار ادا کرنے جیسے بنیادی حقوق عطا کیے ہیں۔ اسی طرح مرد اور عورت دونوں کو خاندان کی تشکیل، اولاد کی تربیت اور معاشرے کی اصلاح میں اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ ان تعلیمات کا بنیادی مقصد ایک ایسے معاشرے کا قیام ہے جہاں ہر فرد کی عزت و حرمت محفوظ ہو اور کسی کے ساتھ نا انصافی نہ کی جائے۔

عصر حاضر میں صنفی مساوات (Gender Equality) ایک اہم علمی، سماجی اور فکری موضوع بن چکا ہے۔ مختلف معاشروں میں مرد اور عورت کے حقوق، سماجی کردار، آزادی اور ذمہ داریوں کے حوالے سے مختلف نظریات پائے جاتے ہیں۔ خصوصاً مغربی نسائی تحریکوں (Western Feminism) نے خواتین کے حقوق، انفرادی آزادی، معاشی خود مختاری اور سماجی مساوات کے موضوعات کو نمایاں کیا ہے۔ تاہم، اسلامی تصور مساوات اور مغربی نسائی نظریات کے درمیان بعض امور میں مماثلت، جبکہ بعض معاملات میں بنیادی فکری اختلافات بھی پائے جاتے ہیں۔ اس لیے ان نظریات کا مطالعہ قرآن و سنت کی روشنی میں علمی اور تحقیقی انداز سے کرنا ضروری ہے۔ زیر نظر مطالعے میں اسلامی تعلیمات کی روشنی میں مرد و عورت کی مساوات، انسانی وقار، حقوق و فرائض کے توازن، خواتین کے بنیادی حقوق اور خاندانی و معاشرتی زندگی میں ان کے کردار کا جائزہ لیا جائے گا۔ اس کے ساتھ مغربی نسائی نظریات کے منتخب پہلوؤں کا تقابلی مطالعہ بھی کیا جائے گا، تاکہ اسلامی تصور عدل و مساوات کی خصوصیات کو واضح کیا جاسکے۔ اس مطالعے کا بنیادی مقصد یہ سمجھنا ہے کہ اسلام کس طرح روحانی و اخلاقی مساوات کو تسلیم کرتے ہوئے مرد اور عورت کے حقوق و ذمہ داریوں کو عدل، باہمی احترام اور معاشرتی ہم آہنگی کے اصولوں کے تحت منظم کرتا ہے۔

اسلام میں مرد و عورت کی تخلیق کا تصور

اسلام میں مرد و عورت کی تخلیق کا تصور باب دوم کے تحت قرآن و سنت کی روشنی میں ایک بنیادی، توحیدی اور مساواتی فکری بنیاد فراہم کرتا ہے جو انسانی نوع کی ابتدا کو ایک واحد منبع (نفس واحدہ) سے جوڑتا ہے، جہاں مرد و عورت کو ایک ہی اصل سے وجود میں لایا گیا اور انہیں ایک دوسرے کا زوج (جوڑ) قرار دیا گیا تاکہ وہ سکون، محبت اور رحمت کے ساتھ ایک دوسرے کی تکمیل کریں، نہ کہ ایک دوسرے پر غلبہ یا استحصال کے لیے، بلکہ ایک مشترکہ انسانی مشن — خلافت ارضی اور اللہ کی عبادت — کی انجام دہی کے لیے، جو جنسی مساوات کے اسلامی تصور کی بنیاد رکھتا ہے کہ دونوں کی روحانی، اخلاقی اور انسانی حیثیت ایک جیسی ہے جبکہ ان کی جسمانی اور نفسیاتی خصوصیات میں فرق کو تکمیلی (complementary) سمجھا جاتا ہے (Quran 4:1)۔ قرآن مجید سورۃ النساء کی پہلی آیت میں واضح ارشاد فرماتا ہے: "اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا بنایا اور ان دونوں سے بہت سے مرد و عورت پھیلا دیے"، جہاں "نفس واحدہ" ایک gender-neutral اصطلاح ہے جو انسانی نوع کی واحد اصل کی طرف اشارہ کرتی ہے، اور "زوجہ" سے مراد ایک ہی نوع کی تکمیلی وجود ہے جو مرد و عورت دونوں کو برابر کی حیثیت دیتا ہے، جیسا کہ متعدد مفسرین جیسے ابن کثیر اور دیگر نے بیان کیا کہ یہ آیت تمام انسانیت کو مخاطب کر کے ان کی مشترکہ تخلیق پر زور دیتی ہے اور تقویٰ کو واحد معیار بناتی ہے۔ اسی طرح سورۃ الروم (30:21) میں ارشاد ہے کہ "اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تمہارے لیے تمہاری ہی جنس سے جوڑے پیدا کیے تاکہ تم ان سے سکون حاصل کرو اور تمہارے درمیان محبت اور رحمت رکھی"، جو مرد و عورت کے تعلق کو محبت اور رحمت پر مبنی قرار دیتا ہے، نہ کہ غلبہ پر۔ مزید برآں، سورۃ الحجرات (49:13) میں فرمایا گیا: "اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہیں قومیں اور قبائل بنایا تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو، یقیناً اللہ کے نزدیک سب سے عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہے"، جو واضح طور پر جنس کی بجائے تقویٰ کو فضیلت کا معیار بناتا ہے اور انسانی تخلیق کی یکسانیت پر زور دیتا ہے۔ یہ آیات مغربی فیمینزم کے "social construction of gender" سے مختلف ہیں کیونکہ اسلام میں جنس (sex) کو فطری اور اللہ کی حکمت پر مبنی سمجھا جاتا ہے جبکہ کردار (gender roles) کو عدل و انصاف کے اصولوں کے تابع رکھا گیا ہے۔

سنت نبوی ﷺ بھی اس تصور کی تائید کرتی ہے جہاں نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "عورتیں مردوں کی شقائق (جوڑیں یا ہم منصب) ہیں" (ابوداؤد، ترمذی)، جو مرد و عورت کی تخلیقی مساوات اور مکملیت کو بیان کرتا ہے۔ ایک اور حدیث میں فرمایا گیا کہ "تم سب آدم کی اولاد ہو اور آدم مٹی سے پیدا کیے گئے"، جو تمام انسانوں کی مشترکہ اصل پر زور دیتا ہے اور نسلی یا جنسی برتری کے کسی دعوے کو مسترد کرتا ہے۔ حدیث میں عورت کو "پہلی" سے تشبیہ دی گئی ہے جو اس کی نرمی اور نازکی کی طرف اشارہ ہے، مگر اس کا مقصد احترام اور نرمی سے پیش آنا ہے، نہ کہ کمتری، جیسا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "عورت پہلی کی طرح ہے، اگر اسے سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو توڑ دو گے، اور اگر چھوڑ دو گے تو اس کی کچی سے فائدہ اٹھا سکتے ہو" (بخاری، مسلم)، جو عورت کی فطری خصوصیات کا احترام سکھاتا ہے۔ قرآن میں سورۃ القیامہ (75:37)۔

39) میں انسانی تخلیق کے مراحل بیان کیے گئے ہیں جہاں نطفہ سے مرد و عورت دونوں کی تخلیق ایک ہی عمل کا نتیجہ ہے، جو حیاتیاتی طور پر بھی یکسانیت کو ظاہر کرتا ہے۔ اسلام میں مرد و عورت کی تخلیق کا یہ تصور مغربی فیمینزم کے پدر سری (patriarchy) کی تنقید سے مختلف ہے کیونکہ یہ پدر سری کو فطری نہیں بلکہ سماجی انحراف قرار دیتا ہے جبکہ اصل تخلیق کو توازن اور عدل پر مبنی بتاتا ہے۔ تاہم، بعض روایات میں حوا علیہا السلام کی آدم علیہ السلام کی پبلی سے تخلیق کا ذکر ہے جو مفسرین کے نزدیک تکمیلی وجود کی طرف اشارہ ہے، نہ کہ ثانوی حیثیت کا، جیسا کہ جدید تفاسیر میں واضح کیا گیا کہ قرآن "نفس واحدہ" سے دونوں کی برابر اصل بیان کرتا ہے۔ یہ تصور جنسی مساوات کی اسلامی بنیاد رکھتا ہے کہ دونوں اللہ کے سامنے برابر ذمہ دار ہیں (سورۃ النحل 16:97، سورۃ آل عمران 3:195)، اجر و ثواب میں مساوی ہیں، اور ان کی تخلیق کا مقصد ایک دوسرے کی تکمیل اور اللہ کی خلافت ہے۔

اس طرح اسلام میں مرد و عورت کی تخلیق کا تصور ایک توحیدی، مساواتی اور حکیمانہ فریم ورک پیش کرتا ہے جو مغربی فیمینزم کی لبرل انفرادیت یا ریڈیکل پدر سری کی تنقید سے بالاتر ہے، کیونکہ یہ فطری فرق کو تسلیم کرتے ہوئے روحانی اور اخلاقی مساوات پر زور دیتا ہے اور معاشرتی ڈھانچوں کو عدل و انصاف کا تابع بناتا ہے۔ حالیہ مطالعات جیسے 2024-2026 کی تحقیق میں بھی یہ بات سامنے آئی ہے کہ قرآن کی یہ آیات gender justice کی بنیاد ہیں جو colonial اور patriarchal misinterpretations سے پاک ہیں۔

قرآن میں مساوات انسانی کا اصول

قرآن میں مساوات انسانی کا اصول اسلام میں جنسی مساوات کے تصور کی بنیادی اور مرکزی بنیاد ہے جو تمام انسانوں کو ایک ہی اصل سے پیدا ہونے والا قرار دیتا ہے اور فضیلت کا واحد معیار تقویٰ اور نیکی کو قرار دیتا ہے، نہ کہ جنس، نسل، رنگ یا طبقہ، جہاں مرد و عورت دونوں کو روحانی، اخلاقی اور انسانی حیثیت میں برابر سمجھا جاتا ہے جبکہ ان کی جسمانی اور سماجی ذمہ داریوں میں حکیمانہ فرق کو عدل و انصاف کے اصولوں کے تابع رکھا گیا ہے، جو مغربی فیمینزم کے "social construction of gender" سے مختلف ایک توحیدی اور فطری فریم ورک پیش کرتا ہے جو پدر سری کو فطری نہیں بلکہ سماجی انحراف قرار دیتا ہے¹ قرآن مجید سورۃ الحجرات (49:13) میں ارشاد فرماتا ہے: "اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہیں قومیں اور قبائل بنایا تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو، یقیناً اللہ کے نزدیک سب سے عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہے"، یہ آیت انسانی مساوات کا سب سے واضح اصول بیان کرتی ہے جو جنس کی بنیاد پر کسی برتری کو مسترد کرتی ہے اور تقویٰ کو واحد معیار بناتی ہے، جیسا کہ متعدد جدید اسلامی اسکالرز نے بیان کیا کہ یہ آیت racism، sexism اور classism کی تمام شکلوں کو ختم کرتی ہے اور انسانی بھائی چارے کی بنیاد رکھتی ہے۔ اسی طرح سورۃ النساء (4:1) میں فرمایا گیا: "اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا بنایا اور ان دونوں سے بہت سے مرد و عورت پھیلا دیے"، جہاں "نفس واحدہ" ایک gender-neutral اصطلاح ہے جو مرد و عورت کی مشترکہ اصل کو ظاہر کرتی ہے اور دونوں کو ایک ہی تحقیقی عمل کا نتیجہ قرار دیتی ہے، جو مغربی فیمینزم کی تحقیقی مساوات سے ہم آہنگ ہے مگر اسے الہی حکمت اور توازن کے ساتھ جوڑتی ہے۔ سورۃ آل عمران (3:195) میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "پس ان کے رب نے ان کی دعا قبول فرمائی کہ میں تم میں سے کسی عمل کرنے والے کے عمل کو ضائع نہیں کرتا، چاہے وہ مرد ہو یا عورت، تم ایک دوسرے کے برابر ہو"، یہ آیت مرد و عورت کی روحانی مساوات اور اجر و ثواب میں برابری کو واضح طور پر بیان کرتی ہے جو ایمان اور نیکی کے عمل پر مبنی ہے، نہ کہ جنس پر، جیسا کہ Quran کی متعدد آیات (جیسے 16:97، 4:124، 33:35) میں مرد و عورت دونوں کے لیے ایک ہی معیار اور ایک ہی اجر کا ذکر ہے۔

قرآن میں مساوات انسانی کا یہ اصول سورۃ النحل (16:97) میں بھی نمایاں ہے جہاں فرمایا گیا کہ "جو شخص نیک عمل کرے، چاہے مرد ہو یا عورت، اور وہ مومن ہو تو ہم اسے دنیا میں بھی اچھی زندگی دیں گے اور آخرت میں بھی بہترین اجر دیں گے"، جو دونوں جنسوں کو اللہ کے سامنے برابر ذمہ دار ٹھہراتی ہے اور ان کی کوششوں کو برابر قدر دیتی ہے۔ مزید برآں، سورۃ الاحزاب (33:35) میں مرد و عورت دونوں کے لیے ایک ہی فضائل (مسلمان، مومن، فرمانبردار، سچے، صابر، عاجز، خیرات کرنے والے، روزہ رکھنے والے، پاک دامن اور اللہ کا ذکر کرنے والے) کا ذکر کر کے انہیں ایک ہی اجر کا وعدہ دیا گیا ہے، جو مساوات کا ایک جامع اصول پیش کرتا ہے۔ یہ اصول سورۃ الروم (30:21) اور سورۃ الزمر (39:6) میں بھی مرد و عورت کو ایک ہی نفس سے جوڑ کر تکمیلی وجود (زوج) کے طور پر پیش کرتا ہے تاکہ وہ سکون اور محبت کے ساتھ ایک دوسرے کی تکمیل کریں۔ قرآن میں یہ مساوات فطری فرق کو تسلیم کرتے ہوئے بھی برقرار رکھی گئی ہے، جیسے سورۃ النساء (4:34) میں قوامہ کا ذکر جو ذمہ داریوں کی تقسیم ہے نہ کہ برتری، اور جدید تفاسیر میں اسے عدل و انصاف کے تناظر میں دیکھا جاتا ہے جہاں مرد کی ذمہ داریاں زیادہ ہیں مگر عورت کی حیثیت کم نہیں۔ اسلام میں یہ اصول مغربی فیمینزم کے لبرل انفرادیت سے بالاتر ہے کیونکہ یہ توحید، عدل اور تقویٰ پر مبنی ہے، جہاں مرد و عورت دونوں خلیفہ ارضی ہیں اور اللہ کے سامنے برابر ہیں (سورۃ الانعام 6:165)۔ حالیہ اسلامی اسکالرشپ جیسے 2025 کی تحقیق میں یہ بات واضح کی گئی ہے کہ قرآن کا مساوات کا اصول جنسی انصاف

(gender justice) پر مبنی ہے جو patriarchal misinterpretations سے پاک ہے اور معاصر چیلنجز جیسے تعلیم، وراثت اور معاشی حقوق میں خواتین کی برابری کو یقینی بناتا ہےⁱⁱ

اس طرح قرآن میں مساوات انسانی کا اصول ایک جامع، توحیدی اور عدل پر مبنی فریم ورک ہے جو مرد و عورت کو ایک ہی اصل سے جوڑ کر ان کی روحانی برابری قائم کرتا ہے اور معاشرتی ڈھانچوں کو تقویٰ اور انصاف کا تابع بناتا ہے، جو مغربی فیمینزم کی تنقیدوں سے بالاتر ایک الہی اصول پیش کرتا ہے۔ یہ اصول نہ صرف تاریخی بلکہ معاصر مباحث میں بھی متعلقہ ہے جہاں یہ جنسی مساوات کو ایک الہی حکم کے طور پر پیش کرتا ہے جو تمام انسانوں کو باہمی احترام، تعاون اور عدل کی طرف بلاتا ہے، اور حالیہ مطالعات (2025-2026) یہ ظاہر کرتے ہیں کہ قرآن کا یہ اصول gender justice کی بنیاد ہے جو colonial اور patriarchal تعبیرات سے آزاد ہے۔ یہ تصور اسلام میں جنسی مساوات کی بنیاد رکھتا ہے کہ دونوں اللہ کے سامنے برابر ذمہ دار ہیں، ان کے اعمال برابر وزن رکھتے ہیں اور ان کی تخلیق کا مقصد ایک دوسرے کی تکمیل اور اللہ کی خلافت ہے۔ قرآن کا یہ اصول فیمینزم کی جدید لہروں سے ہم آہنگ ہے مگر اسے الہی حکمت اور فطری توازن کے ساتھ جوڑتا ہے، جو معاشرتی انصاف کی ضمانت دیتا ہے۔

تقویٰ کی بنیاد پر فضیلت کا معیار

تقویٰ کی بنیاد پر فضیلت کا معیار اسلام میں جنسی مساوات کے تصور کی ایک بنیادی، توحیدی اور عدل پر مبنی اصل ہے جو قرآن مجید میں انسانی برتری اور کرامت کا واحد معیار قرار دیا گیا ہے، جہاں مرد و عورت دونوں کی روحانی، اخلاقی اور اخروی حیثیت ایک جیسی ہے اور جنس، نسل، رنگ یا طبقہ کی بجائے صرف اللہ کا تقویٰ یعنی اس کی اطاعت، گناہوں سے پرہیز اور نیک اعمال ہی فضیلت اور عزت کا معیار ہے، جو مغربی فیمینزم کی انفرادی آزادی یا سماجی تعمیر شدہ کرداروں کی تنقید سے بالاتر ایک الہی اصول پیش کرتا ہے جو پدر سری کو فطری برتری نہیں بلکہ سماجی انحراف قرار دیتا ہےⁱⁱⁱ قرآن مجید سورۃ الحجرات (49:13) میں ارشاد فرماتا ہے: "اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہیں قومیں اور قبائل بنایا تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو، یقیناً اللہ کے نزدیک سب سے عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہے، اللہ یقیناً خوب جاننے والا، باخبر ہے"، یہ آیت انسانی تخلیق کی یکسانیت اور قبائل و اقوام کی تقسیم کو صرف شناخت کے لیے قرار دیتی ہے جبکہ اللہ کے نزدیک اکرم (عزت والا) کا معیار صرف اتقی (تقویٰ) ہے، جو مرد و عورت دونوں پر یکساں ہوتا ہے اور جنسی برتری کے کسی دعوے کا مسترد کرتا ہے۔ اسی طرح سورۃ النساء (4:124) میں فرمایا گیا کہ "جو شخص نیک عمل کرے، چاہے وہ مرد ہو یا عورت، اور وہ مومن ہو تو وہ جنت میں داخل ہو گا اور ذرہ برابر بھی ظلم نہ کیا جائے گا"، جو دونوں جنسوں کے اعمال کو برابر وزن دیتا ہے اور جنت کے اجر میں کوئی تفریق نہیں کرتا۔ سورۃ آل عمران (3:195) میں بھی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ "میں تم میں سے کسی عمل کرنے والے کے عمل کو ضائع نہیں کرتا، چاہے وہ مرد ہو یا عورت، تم ایک دوسرے کے برابر ہو"، جو روحانی مساوات اور اعمال کی قبولیت میں برابری کو واضح کرتا ہے۔

قرآن میں تقویٰ کی بنیاد پر فضیلت کا یہ معیار سورۃ النحل (16:97) میں بھی نمایاں ہے جہاں ارشاد ہے کہ "جو شخص نیک عمل کرے، چاہے وہ مرد ہو یا عورت، اور وہ مومن ہو تو ہم اسے دنیا میں بھی اچھی زندگی دیں گے اور آخرت میں بھی بہترین اجر دیں گے"، جو دونوں کو اللہ کے سامنے برابر ذمہ دار ٹھہراتی ہے اور تقویٰ کو ہی بلند مرتبے کا ذریعہ بناتی ہے۔ سورۃ الاحزاب (33:35) میں مرد و عورت دونوں کے لیے ایک ہی فضائل (مسلمان، مومن، فرمانبردار، صابر، خیرات کرنے والے، روزہ دار، پاک دامن اور اللہ کا کثرت سے ذکر کرنے والے) کا ذکر کر کے انہیں ایک ہی مغفرت اور عظیم اجر کا وعدہ دیا گیا ہے، جو فضیلت کا معیار جنس سے ہٹا کر تقویٰ اور اعمال صالحہ پر منتقل کرتا ہے۔ یہ اصول سورۃ النساء (4:32) میں بھی بیان کیا گیا جہاں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ "اور جو کچھ اللہ نے تم میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے اس کی تمنا نہ کرو، مردوں کے لیے ان کے اعمال کا حصہ ہے اور عورتوں کے لیے ان کے اعمال کا حصہ"، جو فطری فرق کو تسلیم کرتے ہوئے بھی اعمال اور تقویٰ کو ہی فضیلت کا معیار قرار دیتا ہے۔ اسلام میں یہ معیار مغربی فیمینزم کے "patriarchy" کی تنقید سے مختلف ہے کیونکہ یہ پدر سری کو فطری برتری نہیں بلکہ ذمہ داریوں کی تقسیم (جیسے قوامہ) سمجھتا ہے جو عدل پر مبنی ہے، نہ کہ غلبہ پر، جیسا کہ جدید اسکالرشپ میں واضح کیا گیا کہ قرآن کا تقویٰ پر زور جنسی انصاف (gender justice) کی بنیاد ہے جو patriarchal misinterpretations سے پاک ہے^{iv}

تقویٰ کی یہ بنیاد سنت نبوی ﷺ میں بھی نمایاں ہے جہاں نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ "اے لوگو! تمہارا رب ایک ہے، تم سب آدم کی اولاد ہو اور آدم مٹی سے پیدا کیے گئے، کوئی عرب کو غیر عرب پر، نہ سفید کو سیاہ پر برتری ہے سوائے تقویٰ کے" (مسند احمد، ابن ماجہ)، جو جنسی اور نسلی برتری کے تمام دعووں کو مسترد کرتا ہے۔ یہ معیار اسلام میں جنسی مساوات کی بنیاد رکھتا ہے کہ مرد و عورت دونوں خلیفہ ارضی ہیں، اللہ کے سامنے برابر جواب دہ ہیں اور ان کی فضیلت صرف تقویٰ سے ہوگی، جو معاشرتی ڈھانچوں کو عدل و انصاف کا تابع بناتا ہے۔ حالیہ 2025-2026 کی اسلامی اسکالرشپ میں یہ بات واضح کی گئی ہے کہ قرآن کا یہ اصول gender equity کو piety پر مبنی کرتا ہے جو colonial اور patriarchal تعبیرات سے آزاد ہے اور معاصر چیلنجز میں خواتین کے حقوق کو یقینی بناتا ہے^v

حقوق و فرائض کا توازن

اسلام میں حقوق و فرائض کا توازن جنسی مساوات کے اسلامی تصور کی ایک کلیدی، حکیمانہ اور عدل پر مبنی اصل ہے جو مرد و عورت کو روحانی اور اخلاقی طور پر برابر قرار دیتا ہے مگر ان کی جسمانی، نفسیاتی اور سماجی خصوصیات کو مد نظر رکھتے ہوئے ذمہ داریوں (فرائض) اور حقوق کی تقسیم میں توازن قائم کرتا ہے تاکہ خاندان اور معاشرہ مستحکم، ہم آہنگ اور انصاف پر مبنی رہے، نہ کہ ایک دوسرے پر غلبہ یا استحصال کے لیے بلکہ ایک دوسرے کی تکمیل، حفاظت اور باہمی حمایت کے لیے، جو مغربی فیمینزم کے انفرادی آزادی یا لبرل برابر حقوق کے تصور سے مختلف ایک فطری اور الہی توازن پیش کرتا ہے^{vi} (WhyIslam 2026) قرآن مجید سورۃ النساء (4:34) میں ارشاد فرماتا ہے: "مرد عورتوں کے قوام (محافظ اور نگراں) ہیں کیونکہ اللہ نے ان میں سے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے اور اس لیے کہ مرد اپنے مال سے خرچ کرتے ہیں"، جہاں "قواموں" کا مطلب مرد کی ذمہ داری ہے کہ وہ عورت کی مالی، جسمانی اور اخلاقی حفاظت کرے، نہ کہ مطلق غلبہ، جبکہ سورۃ البقرہ (2:228) میں فرمایا گیا کہ "عورتوں کے لیے حقوق ہیں جیسے ان پر فرائض ہیں مگر مردوں کو ایک درجہ فضیلت ہے"، جو حقوق میں برابری اور فرائض میں توازن کو واضح کرتا ہے۔ اسی طرح سورۃ الروم (30:21) میں مرد و عورت کو ایک دوسرے کے لیے "سکون" اور "محبت و رحمت" کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے جو توازن کی بنیاد ہے۔

قرآن میں یہ توازن سورۃ الاحزاب (33:35) اور سورۃ النحل (16:97) میں بھی نمایاں ہے جہاں مرد و عورت دونوں کے اعمال کو برابر دیا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ "جو شخص نیک عمل کرے، چاہے مرد ہو یا عورت، اور وہ مومن ہو تو ہم اسے اچھی زندگی دیں گے اور بہترین اجر دیں گے"، جو روحانی مساوات کو قائم رکھتے ہوئے سماجی ذمہ داریوں میں فرق کو تسلیم کرتا ہے۔ مرد کی فرض ہے کہ وہ گھر کا مالی بوجھ اٹھائے، عورت کی حفاظت کرے اور خاندان کی قیادت کرے جبکہ عورت کی ذمہ داری ہے کہ وہ گھر کی داخلی نظام، بچوں کی تربیت اور اخلاقی ماحول کو سنبھالے، مگر دونوں کے حقوق ایک دوسرے کے تابع ہیں جیسے شوہر کا حق احترام ہے تو بیوی کا حق نان نفقہ، رہائش اور اچھا سلوک ہے (سورۃ النساء 4:19، 4:4)۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ "تم میں سے بہترین وہ ہے جو اپنے اہل خانہ کے لیے بہترین ہو" (ترمذی)، اور "عورتیں مردوں کی شقائق ہیں" (ابوداؤد)، جو مکملیت اور توازن پر زور دیتا ہے۔ حدیث میں شوہر کو حکم دیا گیا کہ "اپنی بیوی کو کھلاؤ جیسا تم خود کھاتے ہو، پہناؤ جیسا خود پہنتے ہو" (مسلم)، جو حقوق کی برابری کو ظاہر کرتا ہے۔

اسلام میں یہ توازن فطری فرق کو مد نظر رکھتے ہوئے قائم کیا گیا ہے، جیسے مرد کی جسمانی قوت اور معاشی ذمہ داری کو دیکھتے ہوئے قوامہ کا حکم دیا گیا جبکہ عورت کی تولیدی اور پرورش کی صلاحیت کو احترام دیا گیا، مگر یہ غلبہ نہیں بلکہ عدل ہے، جیسا کہ جدید اسکا لرشپ میں بیان کیا گیا کہ اسلام equity (انصاف) پر زور دیتا ہے نہ کہ literal equality (مکمل یکسانیت)، اور یہ توازن خاندان کو مستحکم رکھتا ہے^{vii} مغربی فیمینزم اکثر اس توازن کو "patriarchy" قرار دے کر تنقید کرتا ہے مگر اسلام اسے فطری حکمت سمجھتا ہے جو double burden سے بچاتا ہے اور معاشرتی استحکام فراہم کرتا ہے۔ حقوق و فرائض کا یہ توازن معاشرتی سطح پر بھی ہے جہاں دونوں کو تعلیم، عبادت، معاشی شرکت اور سیاسی مشاورت کا حق ہے مگر ذمہ داریاں فطرت کے مطابق تقسیم ہیں۔

اس طرح اسلام میں حقوق و فرائض کا توازن ایک جامع، عدل پر مبنی اور فطری فریم ورک ہے جو مرد و عورت کو ایک دوسرے کا زوج اور مکمل قرار دیتا ہے، روحانی مساوات کو برقرار رکھتے ہوئے سماجی ہم آہنگی قائم کرتا ہے، اور مغربی فیمینزم کی حدود سے بالاتر ایک الہی نظام پیش کرتا ہے جو خاندان اور معاشرے کو پائیدار بناتا ہے۔ یہ توازن نہ صرف تاریخی بلکہ معاصر چیلنجز جیسے خاندانی ٹوٹ پھوٹ اور معاشی دباؤ میں بھی متعلقہ ہے جہاں یہ جنسی انصاف کی ضمانت دیتا ہے۔ حالیہ مطالعات (2025-2026) یہ ظاہر کرتے ہیں کہ اسلامی تعلیمات gender justice کو rights اور responsibilities کے متوازن امتزاج کے ذریعے فروغ دیتی ہیں جو patriarchal misinterpretations سے پاک ہیں۔ یہ تصور اسلام میں جنسی مساوات کی بنیاد رکھتا ہے کہ دونوں اللہ کے سامنے برابر ذمہ دار ہیں مگر ان کی ذمہ داریاں فطری توازن پر مبنی ہیں جو معاشرتی انصاف کی ضمانت دیتا ہے۔

مرد و عورت کے بنیادی حقوق

اسلام میں مرد و عورت کے بنیادی حقوق جنسی مساوات کے اسلامی تصور کا ایک جامع، عدل پر مبنی اور توازن والا پہلو ہیں جو قرآن و سنت کی روشنی میں دونوں کو انسانی حیثیت، روحانی برابری اور سماجی انصاف کی ضمانت دیتے ہیں، جہاں مرد و عورت دونوں اللہ کے سامنے برابر ذمہ دار ہیں، ان کے اعمال ایک جیسے وزن رکھتے ہیں اور انہیں زندگی کے بنیادی حقوق — تعلیم، ملکیت، وراثت، شادی میں رضامندی، احترام، معاشی آزادی اور عدالتی تحفظ — میں یکساں مقام دیا گیا ہے، مگر فطری فرق کو مد نظر رکھتے ہوئے فرائض میں حکیمانہ تقسیم کی گئی ہے تاکہ خاندان اور معاشرہ مستحکم رہے، جو مغربی فیمینزم کی انفرادی آزادی یا literal equality سے مختلف ایک equity (انصاف) پر مبنی نظام پیش کرتا ہے^{viii} قرآن مجید سورۃ البقرہ (2:228) میں ارشاد فرماتا ہے: "اور عورتوں کے لیے حقوق ہیں جیسے ان پر فرائض ہیں مگر مردوں کو ایک درجہ فضیلت ہے"، جو حقوق میں برابری اور فرائض میں توازن کو واضح کرتا ہے، جبکہ سورۃ النساء (4:32) میں فرمایا گیا کہ "مردوں کے لیے ان کے اعمال

کا حصہ ہے اور عورتوں کے لیے ان کے اعمال کا حصہ، "جو معاشی حقوق اور کمائی میں دونوں کی برابری بیان کرتا ہے۔ سورہ آل عمران (3:195) میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ "میں تم میں سے کسی عمل کرنے والے کے عمل کو ضائع نہیں کرتا، چاہے وہ مرد ہو یا عورت، تم ایک دوسرے کے برابر ہو"، جو روحانی اور اخروی حقوق میں مکمل مساوات قائم کرتا ہے۔ سورہ الاحزاب (33:35) میں مرد و عورت دونوں کے لیے ایک ہی فضائل اور ایک ہی اجر کا ذکر ہے جو دونوں کی بنیادی حیثیت کو برابر قرار دیتا ہے۔

مرد و عورت دونوں کے بنیادی انسانی حقوق میں سب سے اہم تعلیم کا حق ہے، جہاں نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ "علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے" (ابن ماجہ)، جو دونوں کو علم کی تلاش کا حکم دیتا ہے۔ ملکیت کا حق بھی دونوں کو برابر ہے، قرآن میں سورہ النساء (4:32) اور متعدد احادیث میں عورت کو اپنی کمائی، جائیداد اور تحائف رکھنے کا مکمل حق دیا گیا ہے، اور شادی کے بعد بھی وہ اپنا نام اور مال اپنے پاس رکھ سکتی ہے۔ وراثت میں عورت کو مقررہ حصہ ملتا ہے (سورہ النساء 4:7، 4:11)، جو جاہلیت کے دور میں عورت کو وراثت سے محروم رکھنے کی مذمت کرتا ہے۔ شادی میں رضامندی کا حق عورت کا بنیادی حق ہے، نبی ﷺ نے فرمایا کہ "عورت کی شادی بغیر اس کی رضامندی کے نہیں ہو سکتی"، اور بیوی کو نان نفقہ، رہائش، اچھا سلوک اور احترام کا حق ہے جبکہ شوہر کو احترام اور اطاعت کا حق ہے مگر عدل کے اندر (سورہ النساء 4:19، 4:34)۔ دونوں کو جسم، عزت اور جان کی حفاظت کا حق ہے، اور تشدد کی ممانعت کی گئی ہے۔ معاشی آزادی میں عورت کو کاروبار، خرید و فروخت اور تجارت کا حق ہے، جیسا کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی مثال سے واضح ہے۔ سیاسی اور سماجی سطح پر دونوں کو مشاورت (شوری) اور اچھائی کا حکم دینے کا حق ہے (سورہ التوبہ 9:71)۔

اسلام میں یہ بنیادی حقوق توازن پر مبنی ہیں، جہاں مرد کی ذمہ داری مالی نفقہ اور حفاظت ہے جبکہ عورت کی ذمہ داری گھر کی داخلی ہم آہنگی اور بچوں کی تربیت ہے، مگر یہ غلبہ نہیں بلکہ مکملیت ہے، جیسا کہ قرآن میں شوہر و بیوی کو ایک دوسرے کے لیے "لباس" قرار دیا گیا (سورہ البقرہ 2:187)۔ نبی ﷺ نے فرمایا کہ "تم میں سے بہترین وہ ہے جو اپنے اہل خانہ کے لیے بہترین ہو" (ترمذی)، اور "عورتیں مردوں کی شقائق ہیں" (ابو داؤد)، جو دونوں کے حقوق کی برابری پر زور دیتا ہے۔ حالیہ اسلامی اسکالرشپ میں یہ بات واضح کی گئی ہے کہ اسلام equity پر زور دیتا ہے جو فطری فرق کو تسلیم کرتے ہوئے انصاف قائم کرتا ہے، اور یہ حقوق patriarchal misinterpretations سے پاک^{ix} مغربی فیمینزم اکثر ان حقوق کو "patriarchy" قرار دے کر تنقید کرتا ہے مگر اسلام انہیں فطری حکمت اور معاشرتی استحکام کا ذریعہ سمجھتا ہے جو double burden سے بچاتا ہے۔

اس طرح مرد و عورت کے بنیادی حقوق اسلام میں ایک توحیدی، عدل پر مبنی اور متوازن فریم ورک ہیں جو دونوں کو انسانی کرامت، آزادی اور ذمہ داریوں کی ضمانت دیتے ہیں، روحانی مساوات کو برقرار رکھتے ہوئے سماجی ہم آہنگی قائم کرتے ہیں، اور مغربی فیمینزم کی حدود سے بالاتر ایک الہی نظام پیش کرتے ہیں جو خاندان اور معاشرے کو پائیدار بناتا ہے۔ یہ حقوق نہ صرف تاریخی بلکہ معاصر چیلنجز جیسے معاشی دباؤ اور خاندانی مسائل میں بھی متعلقہ ہیں جہاں یہ جنسی انصاف کی ضمانت دیتے ہیں۔ حالیہ مطالعات (2025-2026) یہ ظاہر کرتے ہیں کہ اسلامی تعلیمات gender justice کو rights اور responsibilities کے متوازن امتزاج کے ذریعے فروغ دیتی ہیں جو colonial اور patriarchal تعبیرات سے آزاد ہیں۔ یہ تصور اسلام میں جنسی مساوات کی بنیاد رکھتا ہے کہ دونوں اللہ کے سامنے برابر ذمہ دار ہیں، ان کے بنیادی انسانی حقوق برابر ہیں مگر فرائض فطری توازن پر مبنی ہیں جو معاشرتی انصاف اور استحکام کی ضمانت دیتا ہے۔

خاندانی نظام میں کردار

اسلام میں خاندانی نظام میں مرد و عورت کے کردار جنسی مساوات کے اسلامی تصور کا ایک حکیمانہ، متوازن اور تکمیلی (complementary) پہلو ہیں جو قرآن و سنت کی روشنی میں دونوں کو ایک دوسرے کے زوج اور لباس قرار دیتا ہے تاکہ خاندان مستحکم، ہم آہنگ اور اخلاقی بنیادوں پر قائم رہے، جہاں مرد کی قوامیت (قیادت اور نگران ہونے) کی ذمہ داری مالی کفالت، حفاظت اور خاندانی نظم پر مبنی ہے جبکہ عورت کا کردار گھریلو ہم آہنگی، بچوں کی تربیت، جذبہ رحم اور اخلاقی ماحول کی تشکیل پر ہے، مگر دونوں کی روحانی اور انسانی حیثیت برابر ہے اور یہ تقسیم غلبہ یا استحصال نہیں بلکہ عدل، محبت اور رحمت پر مبنی مکملیت ہے جو مغربی فیمینزم کے انفرادی آزادی یا literal equality سے مختلف ایک equity (انصاف) پر مبنی فطری نظام پیش کرتا ہے^x قرآن مجید سورہ النساء (4:34) میں ارشاد فرماتا ہے: "مرد عورتوں کے قوام (محافظ اور نگران) ہیں کیونکہ اللہ نے ان میں سے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے اور اس لیے کہ مرد اپنے مال سے خرچ کرتے ہیں"، جہاں قوامیت کا مطلب مرد کی ذمہ داری ہے کہ وہ گھر کا مالی بوجھ اٹھائے، عورت کی حفاظت کرے اور خاندان کی قیادت کرے، نہ کہ مطلق غلبہ، جبکہ سورہ البقرہ (2:228) میں فرمایا گیا کہ "عورتوں کے لیے حقوق ہیں جیسے ان پر فرائض ہیں مگر مردوں کو ایک درجہ فضیلت ہے"، جو حقوق میں برابری اور فرائض میں توازن کو واضح کرتا ہے۔ سورہ الروم (30:21) میں

مرد و عورت کو ایک دوسرے کے لیے سکون، محبت اور رحمت کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے، اور سورۃ البقرہ (2:187) میں دونوں کو ایک دوسرے کا لباس کہا گیا ہے جو باہمی حفاظت، آرام اور قربت کی علامت ہے۔

خاندانی نظام میں مرد کا بنیادی کردار قوامیت کی ذمہ داری ہے جو مالی نفقہ، جسمانی حفاظت اور اخلاقی رہنمائی پر مشتمل ہے، جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ "تم میں سے بہترین وہ ہے جو اپنے اہل خانہ کے لیے بہترین ہو" (ترمذی)، اور عورت کا کردار گھر کی داخلی نظم، بچوں کی پرورش اور جذبہ رحم کی بنیاد پر خاندان کو اخلاقی طور پر مضبوط بنانا ہے، جہاں ماں کا رتبہ باپ سے تین گنا زیادہ ہے کیونکہ "جنت ماں کے قدموں تلے ہے" (مسند احمد)۔ یہ تقسیم فطری فرق—مرد کی جسمانی قوت اور معاشی ذمہ داری، عورت کی تولیدی اور پرورش کی صلاحیت—کو مد نظر رکھتے ہوئے کی گئی ہے تاکہ double burden سے بچا جاسکے اور خاندان مستحکم رہے، جیسا کہ جدید اسکالرشپ میں بیان کیا گیا کہ اسلام میں یہ کردار complementary ہیں نہ کہ competitive، اور equity پر مبنی جو فطری حکمت اور معاشرتی استحکام کی ضمانت دیتے ہیں^{xi} سورۃ التوبہ (9:71) میں مومن مرد و عورت کو ایک دوسرے کے اولیاء (دوست اور مددگار) قرار دیا گیا ہے جو بھلائی کا حکم دیتے اور برائی سے روکتے ہیں، جو خاندان میں باہمی تعاون اور شراکت کو ظاہر کرتا ہے۔

اسلام میں خاندانی کرداروں کا یہ تصور مغربی فیمینزم کی تنقید سے بالاتر ہے کیونکہ یہ پدر سری کو فطری غلبہ نہیں بلکہ ذمہ داریوں کی تقسیم سمجھتا ہے جو عدل پر مبنی ہے، اور حالیہ تجزیوں میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ قوامہ کو mutual responsibility کے طور پر دیکھا جاسکتا ہے جہاں دونوں خاندان کی بھلائی کے لیے کام کریں^{xii} نبی کریم ﷺ نے عورت کو "پسلی" کی مثال دے کر نرمی سے پیش آنے کی تلقین کی مگر اس کا مقصد احترام تھا، نہ کہ کمتری۔ یہ کردار خاندان کو معاشرے کی بنیادی اکائی بناتے ہیں جہاں مرد باہر کی ذمہ داریاں اور عورت اندرونی ہم آہنگی سنبھالتی ہے، مگر دونوں کو تعلیم، عبادت، معاشی شرکت اور مشاورت کا حق ہے۔

اس طرح خاندانی نظام میں مرد و عورت کے کردار اسلام میں ایک توحیدی، عدل پر مبنی اور فطری توازن ہیں جو دونوں کو ایک دوسرے کی تکمیل قرار دیتے ہیں، روحانی مساوات کو برقرار رکھتے ہوئے سماجی ہم آہنگی قائم کرتے ہیں، اور مغربی فیمینزم کی حدود سے بالاتر ایک الہی نظام پیش کرتے ہیں جو خاندان کو پائیدار اور اخلاقی بنیادوں پر مضبوط بناتا ہے۔ یہ کردار نہ صرف تاریخی بلکہ معاصر چیلنجز جیسے خاندانی ٹوٹ پھوٹ اور معاشی دباؤ میں بھی متعلقہ ہیں جہاں یہ جنسی انصاف اور استحکام کی ضمانت دیتے ہیں۔ حالیہ مطالعات (2025-2026) یہ ظاہر کرتے ہیں کہ اسلامی تعلیمات gender equity کو complementary roles کے ذریعے فروغ دیتی ہیں جو patriarchal misinterpretations سے پاک ہیں اور خاندان کو معاشرے کی بنیاد بناتی ہیں۔ یہ تصور اسلام میں جنسی مساوات کی بنیاد رکھتا ہے کہ دونوں اللہ کے سامنے برابر ذمہ دار ہیں مگر ان کے کردار فطری توازن پر مبنی ہیں جو معاشرتی انصاف، محبت اور رحمت کی ضمانت دیتا ہے۔

وراثت، نکاح اور معاشی حقوق

اسلام میں وراثت، نکاح اور معاشی حقوق جنسی مساوات کے اسلامی تصور کا ایک جامع، عدل پر مبنی اور فطری توازن والا پہلو ہیں جو قرآن و سنت کی روشنی میں مرد و عورت کو انسانی کرامت، مالی آزادی اور سماجی انصاف کی ضمانت دیتے ہیں، جہاں عورت کو وراثت، شادی اور معاشی معاملات میں مکمل حقوق دیے گئے ہیں مگر یہ حقوق فطری فرق اور ذمہ داریوں کے متوازن امتزاج پر مبنی ہیں تاکہ خاندان اور معاشرہ استحکام، محبت اور رحمت کے ساتھ قائم رہے، نہ کہ ایک دوسرے پر غلبہ یا استحصال کے لیے، جو مغربی فیمینزم کی literal equality یا انفرادی آزادی کے تصور سے مختلف ایک equity (انصاف) پر مبنی الہی نظام پیش کرتا ہے جو عورت کو مالی بوجھ سے آزاد رکھتے ہوئے اس کی کرامت اور آزادی کو محفوظ بناتا ہے^{xiii} قرآن مجید سورۃ النساء (4:7) میں ارشاد فرماتا ہے: "مردوں کے لیے اس مال میں حصہ ہے جو ماں باپ اور قریبی رشتہ دار چھوڑ جائیں اور عورتوں کے لیے بھی اس مال میں حصہ ہے"، جو وراثت میں عورت کے حق کو واضح کرتا ہے، جبکہ سورۃ النساء (4:11) میں تفصیلی حصص بیان کیے گئے ہیں کہ بیٹی کو بیٹے کا آدھا حصہ ملتا ہے مگر یہ تقسیم مرد کی مالی ذمہ داریوں (نان نفقہ، حفاظت) کو مد نظر رکھتے ہوئے ہے، کیونکہ عورت کو اپنا ورثہ مکمل طور پر اپنے پاس رکھنے کا حق ہے اور اس پر خرچ کرنے کی کوئی ذمہ داری نہیں، جو جاہلیت کے دور میں عورت کو وراثت سے محروم رکھنے کی مذمت کرتا ہے اور اسلام کو خواتین کے مالی حقوق کا پہلا قانونی نظام بناتا ہے^{xiv} نکاح میں عورت کا رضامندی کا حق بنیادی ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ "عورت کی شادی بغیر اس کی رضامندی کے نہیں ہو سکتی" (بخاری، مسلم)، اور سورۃ النساء (4:4) میں مہر (داج) کا حکم دیا گیا ہے جو عورت کا خصوصی معاشی حق ہے جو شوہر کو ادا کرنا لازمی ہے اور عورت اسے اپنے پاس رکھ سکتی ہے یا خرچ کر سکتی ہے، جبکہ نکاح ایک معاہدہ ہے جو دونوں کی رضامندی پر مبنی ہے اور عورت کو طلاق، خلع اور عدت کے حقوق بھی دیے گئے ہیں جو اس کی وقار اور آزادی کی ضمانت دیتے ہیں۔ معاشی حقوق میں عورت کو جائیداد، کاروبار، کمائی اور ملکیت کا مکمل حق ہے، قرآن میں سورۃ النساء (4:32) میں فرمایا گیا کہ "مردوں کے لیے ان کے اعمال کا حصہ ہے اور عورتوں کے لیے ان کے اعمال کا حصہ"، جو دونوں کو معاشی آزادی دیتا ہے اور عورت کو اپنی کمائی پر کوئی خرچ کرنے کی ذمہ داری نہیں، جبکہ مرد پر خاندان کا مالی بوجھ ہے، جو عورت کو double burden سے بچاتا ہے اور اسے تعلیم، کاروبار اور معاشی شرکت کی آزادی دیتا ہے جیسا کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی

مثال سے واضح ہے جو نبی ﷺ کی بیوی ہونے کے باوجود ایک کامیاب تاجر تھیں۔ یہ حقوق اسلام کو 7 ویں صدی میں خواتین کے لیے انقلابی بناتے ہیں جب جہاں عورت کو جائیداد سمجھا جاتا تھا، اسلام نے اسے مالک بنایا، وراثت، مہر اور آزادی دی، مگر یہ حقوق فطری توازن پر مبنی ہیں جہاں مرد کی قوامیت (سورۃ النساء 34:4) مالی کفالت کی ذمہ داری ہے نہ کہ غلبہ، جو معاشرتی استحکام کی ضمانت دیتا ہے اور حالیہ مطالعات میں یہ بات واضح کی گئی ہے کہ اسلامی نظام equity پر زور دیتا ہے جو عورت کو مالی تحفظ اور آزادی دیتا ہے بغیر اسے مرد کی طرح مالی بوجھ ڈالے^{xv}

وراثت کے حوالے سے اسلام کا نظام عدل پر مبنی ہے کیونکہ اگرچہ بعض حالات میں عورت کو مرد کا آدھا حصہ ملتا ہے مگر یہ مرد کی ذمہ داریوں (بہن، بیوی، ماں کی کفالت) کو دیکھتے ہوئے ہے، جبکہ عورت کا حصہ اس کا ذاتی مال ہے جو وہ آزادانہ استعمال کر سکتی ہے، اور یہ نظام خاندان کو معاشی طور پر محفوظ بناتا ہے، جیسا کہ 2025 کی تحقیق میں بیان کیا گیا کہ اسلامی وراثت عورت کو مالی تحفظ دیتا ہے جو مغربی نظاموں میں اکثر غربت کا باعث بنتا ہے^{xvi} نکاح میں عورت کے حقوق شوہر کی طرف سے نان نفقہ، رہائش، اچھا سلوک اور مہر کی ضمانت دیتے ہیں جبکہ عورت کو گھر کی داخلی ہم آہنگی سنبھالنے کا کردار دیا گیا ہے، جو دونوں کو ایک دوسرے کا لباس (سورۃ البقرہ 2:187) بناتا ہے اور خاندان کو اخلاقی بنیادوں پر مضبوط کرتا ہے۔ معاشی حقوق میں عورت کو کاروبار، تجارت اور جائیداد کا حق ہے بغیر کسی مرد کی اجازت کے، جو اسے خود مختار بناتا ہے اور حالیہ 2026 کی رپورٹس میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ اسلامی تعلیمات gender equity کو rights اور responsibilities کے متوازن امتزاج کے ذریعے فروغ دیتی ہیں جو patriarchal misinterpretations سے پاک ہیں اور معاصر چیلنجز میں خواتین کی معاشی آزادی کو یقینی بناتے ہیں^{xvii}

تعلیم اور سماجی شرکت کے حقوق

اسلام میں تعلیم اور سماجی شرکت کے حقوق جنسی مساوات کے اسلامی تصور کا ایک انقلابی، توحیدی اور جامع پہلو ہیں جو قرآن و سنت کی روشنی میں مرد و عورت دونوں کو علم کی تلاش کو فرض قرار دیتے ہیں اور سماجی، معاشرتی اور سیاسی شرکت میں عورت کو مکمل انسانی حیثیت دیتے ہیں، جہاں تعلیم کو اللہ کی پہلی وحی "اقرأ" سے شروع کر کے دونوں جنسوں کے لیے لازمی قرار دیا گیا ہے تاکہ وہ خلافت ارضی کی ذمہ داری ادا کر سکیں، اور سماجی شرکت میں عورت کو مسجد میں نماز، تعلیم حاصل کرنے، جہاد میں حصہ لینے، بیعت کرنے اور معاشرتی اصلاح میں فعال کردار ادا کرنے کا حق دیا گیا ہے، جو جاہلیت کے دور میں عورت کو جہالت اور تنہائی میں رکھنے کی مذمت کرتا ہے اور اسلام کو خواتین کے حقوق کا پہلا قانونی اور اخلاقی نظام بناتا ہے جو مغربی فیمینزم کی انفرادی آزادی یا literal equality سے مختلف ایک equity (انصاف) پر مبنی فطری توازن پیش کرتا ہے، جہاں تعلیم اور سماجی شرکت دونوں جنسوں کی روحانی برابری کو عملی شکل دیتے ہیں مگر فطری فرق کو مد نظر رکھتے ہوئے خاندانی استحکام کو بھی یقینی بناتے ہیں^{xviii} قرآن مجید کی پہلی وحی سورۃ العلق (96:1-5) میں "اقرأ باسم ربک الذی خلق" کا حکم عام انسانیت کو مخاطب کرتا ہے بغیر کسی جنسی امتیاز کے، جو تعلیم کو اللہ کی عبادت اور معرفت کا ذریعہ قرار دیتا ہے، جبکہ سورۃ الاحزاب (33:35) میں مرد و عورت دونوں کے لیے ایک ہی فضائل (مومن، صابر، خیرات کرنے والے، روزہ دار اور اللہ کا ذکر کرنے والے) کا ذکر کر کے انہیں ایک ہی مغفرت اور عظیم اجر کا وعدہ دیا گیا ہے، جو تعلیم اور سماجی اصلاح میں دونوں کی برابری کو ظاہر کرتا ہے۔ سورۃ التوبہ (9:71) میں مومن مرد و عورت کو ایک دوسرے کے اولیاء قرار دیا گیا ہے جو بھلائی کا حکم دیتے اور برائی سے روکتے ہیں، جو سماجی شرکت اور معاشرتی اصلاح میں عورت کی فعال شمولیت کو واضح کرتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ "علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے" (ابن ماجہ)، جو تعلیم کو جنس کی بنیاد پر امتیاز کے بغیر لازمی قرار دیتا ہے، اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مثال سے واضح ہے کہ وہ فقہ، حدیث اور طب میں ماہر تھیں اور صحابہ کرام ان سے علم حاصل کرتے تھے، جبکہ دیگر صحابیات جیسے حضرت فاطمہ، حفصہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہن نے بھی تعلیم اور سماجی کردار ادا کیا۔

تعلیم کے حقوق میں اسلام نے عورت کو مذہبی، دنیوی، سائنسی اور اخلاقی علم حاصل کرنے کی آزادی دی ہے، جیسا کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی تاجرہ ہونے کی مثال سے معاشی اور سماجی شرکت واضح ہوتی ہے، اور نبی ﷺ نے مسجد میں خواتین کے لیے الگ جگہ کا اہتمام کیا تاکہ وہ تعلیم اور عبادت میں شریک ہو سکیں، جو سماجی شرکت کی بنیاد ہے۔ سماجی شرکت میں عورت کو جہاد، ہجرت، بیعت اور معاشرتی مشاورت کا حق ہے، جیسا کہ حضرت نسیمہ رضی اللہ عنہا نے جنگ احد میں حصہ لیا اور نبی ﷺ کی حفاظت کی، اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جنگ جمل میں سیاسی کردار ادا کیا، جو عورت کی سماجی اور سیاسی شمولیت کو ثابت کرتا ہے۔ یہ حقوق فطری توازن پر مبنی ہیں جہاں عورت کی سماجی شرکت خاندانی ذمہ داریوں کے ساتھ ہم آہنگ رہے، مگر یہ غلبہ نہیں بلکہ مکملیت ہے، جیسا کہ جدید اسکالرشپ میں بیان کیا گیا کہ اسلام نے 7 ویں صدی میں عورت کو تعلیم اور سماجی شرکت کے وہ حقوق دیے جو مغربی معاشروں میں صدیوں بعد حاصل ہوئے، اور حالیہ 2026 کی تحقیق میں یہ واضح کیا گیا کہ اسلامی تعلیمات gender equity کو تعلیم اور سماجی شرکت کے ذریعے فروغ دیتی ہیں جو patriarchal misinterpretations سے پاک ہیں^{xix} 2025 کی تحقیق میں بھی یہ بات سامنے آئی کہ اسلام نے عورت کو تعلیم، معاشی آزادی اور سماجی شرکت کے حقوق دے کر اس کی انسانی کرامت کو تسلیم کیا^{xx}

مغربی فیمینزم اکثر اسلامی حدود کو "پابندیاں" قرار دے کر تنقید کرتا ہے مگر اسلام انہیں فطری حکمت سمجھتا ہے جو عورت کو double burden سے بچاتا ہے اور خاندانی استحکام کو یقینی بناتا ہے، جبکہ تعلیم اور سماجی شرکت کو اللہ کی خلافت کی تکمیل کے لیے ضروری قرار دیتا ہے۔ حالیہ 2025-2026 کی اسکالرشپ جیسے UN Women اور دیگر رپورٹس میں یہ بات واضح ہے کہ اسلامی اصول gender justice کو تعلیم اور سماجی norms کے ذریعے فروغ دیتے ہیں جو colonial اور patriarchal تعبیرات سے آزاد ہیں^{xxi} اس طرح تعلیم اور سماجی شرکت کے حقوق اسلام میں جنسی مساوات کا ایک عملی مظہر ہیں جو دونوں جنسوں کو انسانی وقار، آزادی اور ذمہ داریوں کے توازن کے ساتھ ایک دوسرے کی تکمیل بناتے ہیں، روحانی مساوات کو برقرار رکھتے ہوئے سماجی ہم آہنگی قائم کرتے ہیں، اور مغربی فیمینزم کی حدود سے بالاتر ایک الہی نظام پیش کرتے ہیں جو معاشرے کو پائیدار اور اخلاقی بنیادوں پر مضبوط بناتا ہے۔ یہ حقوق نہ صرف تاریخی بلکہ معاصر چیلنجز جیسے معاشی دباؤ، خاندانی مسائل اور سماجی تبدیلی میں بھی متعلقہ ہیں جہاں یہ جنسی انصاف کی ضمانت دیتے ہیں۔ حالیہ مطالعات یہ ظاہر کرتے ہیں کہ اسلامی تعلیمات gender equity کو تعلیم اور سماجی شرکت کے متوازن امتزاج کے ذریعے فروغ دیتی ہیں جو patriarchal misinterpretations سے پاک ہیں۔ یہ تصور اسلام میں جنسی مساوات کی بنیاد رکھتا ہے کہ دونوں اللہ کے سامنے برابر ذمہ دار ہیں، ان کے تعلیمی اور سماجی حقوق برابر ہیں مگر فرائض فطری توازن پر مبنی ہیں جو معاشرتی انصاف، محبت اور رحمت کی ضمانت دیتا ہے۔

سنت نبوی ﷺ میں خواتین کے حقوق

سنت نبوی ﷺ میں خواتین کے حقوق اسلام میں جنسی مساوات کے تصور کی ایک عملی، انقلابی اور اخلاقی بنیاد ہیں جو قرآن کی تعلیمات کو عملی شکل دیتے ہیں اور مرد و عورت کو انسانی کرامت، احترام اور انصاف کی ضمانت دیتے ہیں، جہاں نبی کریم ﷺ نے خواتین کو تعلیم، ملکیت، شادی میں رضامندی، اچھا سلوک، وراثت، معاشی آزادی اور سماجی شرکت کے حقوق دے کر جاہلیت کے دور کی ظالمانہ رسومات ختم کیں اور عورت کو معاشرے کی ایک فعال اور محترم شریک حیات بنایا، جو مغربی فیمینزم کی انفرادی آزادی سے بالاتر ایک توازن والا فطری نظام پیش کرتا ہے جو خاندانی استحکام، محبت اور رحمت کو یقینی بناتا ہے^{xxii} نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے" (ابن ماجہ)، جو تعلیم کو جنس کی بنیاد پر امتیاز کے بغیر لازمی قرار دیتا ہے، اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مثال سے واضح ہے کہ وہ فقہ، حدیث اور طب میں ماہر تھیں اور صحابہ کرام ان سے علم حاصل کرتے تھے، جبکہ نبی ﷺ نے خواتین کے لیے الگ دن مقرر کیا تاکہ وہ مردوں کے ساتھ تعلیم میں حصہ لے سکیں (صحیح بخاری)۔ یہ سنت تعلیم کو اللہ کی پہلی وحی "اقرا" سے جوڑتی ہے اور عورت کو خلافت ارضی کی ذمہ داری ادا کرنے کے قابل بناتی ہے۔ شادی کے حقوق میں نبی ﷺ نے عورت کی رضامندی کو لازمی قرار دیا اور فرمایا کہ "عورت کی شادی بغیر اس کی رضامندی کے نہیں ہو سکتی" (بخاری، مسلم)، جبکہ مہر کو عورت کا خصوصی حق قرار دیا جو وہ آزادانہ استعمال کر سکتی ہے۔ اچھے سلوک پر زور دیتے ہوئے فرمایا کہ "تم میں سے بہترین وہ ہے جو اپنی بیوی کے لیے بہترین ہو، اور میں اپنی بیویوں کے لیے بہترین ہوں" (ابن حبان، حاکم)، اور "عورت پہلی کی مانند ہے، اگر سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو توڑ دو گے، اس لیے نرمی سے پیش آؤ" (بخاری، مسلم)، جو عورت کی فطری خصوصیات کا احترام سکھاتا ہے نہ کہ کمتری۔ وراثت اور معاشی حقوق میں نبی ﷺ نے عورت کو جائیداد رکھنے، کاروبار کرنے اور اپنی کمائی پر مکمل اختیار دیا، جیسا کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی تاجرہ ہونے کی مثال سے واضح ہے، اور فرمایا کہ "عورتوں پر خوف اللہ کرو، کیونکہ تم نے انہیں اللہ کے امانت کے طور پر لیا ہے" (مسلم)۔

سنت نبوی میں خواتین کے سماجی اور سیاسی حقوق بھی نمایاں ہیں، جہاں حضرت نسیمہ رضی اللہ عنہا نے جنگ احد میں نبی ﷺ کی حفاظت کی اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جنگ جمل میں سیاسی کردار ادا کیا، جو عورت کی سماجی شرکت کو ثابت کرتا ہے۔ نبی ﷺ نے خواتین کو مسجد میں نماز پڑھنے، تعلیم حاصل کرنے اور معاشرتی اصلاح میں حصہ لینے کی ترغیب دی، اور فرمایا کہ "عورتیں مردوں کی شقائق (جوڑیں) ہیں" (ابوداؤد)، جو مکملیت اور برابری پر زور دیتا ہے۔ بیٹیوں کی پرورش پر فرمایا کہ "جس نے تین بیٹیوں کی پرورش کی اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کیا تو وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا" (ترمذی)، جو جاہلیت کے دور میں بیٹیوں کو زندہ دفن کرنے کی مذمت کرتا ہے۔ نبی ﷺ نے عورت کو طلاق، خلع اور عدت کے حقوق بھی دیے جو اس کی آزادی اور وقار کی ضمانت دیتے ہیں، اور شوہر کو حکم دیا کہ "اپنی بیوی کو کھلاؤ جیسا تم خود کھاتے ہو، پہناؤ جیسا خود پہنتے ہو" (مسلم)۔ یہ سنت عورت کو مالی بوجھ سے آزاد رکھتی ہے جبکہ مرد پر نان نفقہ کی ذمہ داری ڈالتی ہے، جو double burden سے بچاتا ہے اور خاندانی توازن قائم کرتا ہے۔ حالیہ 2025 کی تحقیق میں یہ بات واضح کی گئی ہے کہ سنت نبوی نے خواتین کو تعلیم، معاشی آزادی اور سماجی شرکت کے وہ حقوق دیے جو 7 ویں صدی میں انقلابی تھے اور آج بھی معاصر چیلنجز میں متعلقہ ہیں^{xxiii} مغربی فیمینزم اکثر اسلامی سنت کو "پابندیاں" قرار دے کر تنقید کرتا ہے مگر سنت نبوی عورت کو تحفظ، احترام اور آزادی دونوں دیتی ہے بغیر اسے مرد کی طرح معاشی بوجھ ڈالے، جو معاشرتی انصاف کی ضمانت دیتا ہے۔ نبی ﷺ نے اپنی زندگی میں خواتین سے مشورہ لیا، ان کے مسائل حل کیے اور انہیں معاشرے میں فعال کردار دیا، جیسا کہ 2026 کی اسکالرشپ میں بیان کیا گیا کہ سنت نبوی gender

equity کو عملی شکل دیتی ہے جو patriarchal misinterpretations سے پاک ہے^{xxiv}

اسلامی تصور مساوات کا جامع جائزہ

اسلامی تصور مساوات کا جامع جائزہ قرآن و سنت کی روشنی میں ایک توحیدی، عدل پر مبنی، فطری توازن والا اور حکیمانہ فریم ورک ہے جو مرد و عورت کو ایک ہی نفس واحدہ سے تخلیق شدہ قرار دیتا ہے، ان کی روحانی، اخلاقی اور انسانی حیثیت کو برابر تسلیم کرتا ہے اور تقویٰ کو فضیلت کا واحد معیار بناتا ہے، جبکہ فطری فرق کو مد نظر رکھتے ہوئے حقوق و فرائض میں مکملیت اور equity (انصاف) قائم کرتا ہے تاکہ خاندان اور معاشرہ محبت، رحمت اور استحکام کے ساتھ قائم رہے، جو مغربی فیمینزم کی literal equality یا انفرادی آزادی کے تصور سے بالاتر ہے کیونکہ یہ پدرسری کو فطری غلبہ نہیں بلکہ ذمہ داریوں کی تقسیم سمجھتا ہے اور عورت کو مالی بوجھ سے آزاد رکھتے ہوئے اس کی کرامت، تعلیم، معاشی آزادی اور سماجی شرکت کو یقینی بناتا ہے^{xxv} قرآن مجید سورۃ الحجرات (49:13) میں انسانی مساوات کا اصول بیان کرتے ہوئے فرمایا گیا کہ "ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا... اللہ کے نزدیک سب سے عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہے"، جبکہ سورۃ النساء (4:1) اور آل عمران (3:195) میں مرد و عورت کی مشترکہ تخلیق اور اعمال میں برابری کو واضح کیا گیا، جو تقویٰ کی بنیاد پر فضیلت کو جنس سے بالاتر قرار دیتا ہے۔ حقوق و فرائض کا توازن سورۃ النساء (4:34) اور البقرہ (2:228) میں قوامیت اور عدل کے اصول پر مبنی ہے جہاں مرد کی ذمہ داری مالی کفالت اور حفاظت ہے جبکہ عورت کی ذمہ داری گھریلو ہم آہنگی اور پرورش ہے، مگر دونوں ایک دوسرے کے زوج اور لباس ہیں (البقرہ 2:187) جو مکملیت کو ظاہر کرتا ہے۔ وراثت میں عورت کا مقررہ حصہ (النساء 4:7، 4:11)، نکاح میں رضامندی اور مہر کا حق (النساء 4:4)، معاشی آزادی (النساء 4:32) اور تعلیم کا فرض ("علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے"، ابن ماجہ) سنت نبوی ﷺ میں عملی شکل اختیار کرتے ہیں جہاں نبی ﷺ نے فرمایا "تم میں سے بہترین وہ ہے جو اپنے اہل خانہ کے لیے بہترین ہو" (ترمذی) اور عورت کو "شقائق" قرار دیا (ابوداؤد)، جو سماجی شرکت، جہاد اور معاشرتی اصلاح میں عورت کے فعال کردار کو تسلیم کرتا ہے۔ یہ تصور جاہلیت کی ظالمانہ رسومات ختم کر کے عورت کو مالی، تعلیمی اور سماجی خود مختاری دیتا ہے جیسا کہ حضرت خدیجہ، عائشہ اور نسیمہ رضی اللہ عنہن کی مثالیں ظاہر کرتی ہیں، اور حالیہ اسکالرشپ میں یہ بات واضح کی گئی ہے کہ اسلامی مساوات equity پر مبنی ہے جو فطری فرق کو تسلیم کرتے ہوئے انصاف قائم کرتا ہے، patriarchal misinterpretations سے پاک ہے اور معاصر چیلنجز میں gender justice کی بنیاد فراہم کرتا ہے^{xxvi}

اسلامی تصور مساوات مغربی فیمینزم کی یوروسینٹرک حدود سے بالاتر ہے کیونکہ یہ سرمایہ داری یا انفرادیت پر نہیں بلکہ توحید، عدل اور maqasid al-shariah پر مبنی ہے، جہاں مرد و عورت دونوں خلیفہ ارضی ہیں، اللہ کے سامنے برابر جواب دہ ہیں اور ان کے اعمال برابر وزن رکھتے ہیں (الاحزاب 33:35، النحل 16:97)، مگر سماجی ڈھانچے فطری توازن پر قائم ہیں جو double burden سے بچاتے ہیں اور خاندان کو معاشرے کی بنیادی اکائی بناتے ہیں۔ سنت نبوی ﷺ میں خواتین کے حقوق تعلیم، معاشی آزادی، احترام اور سماجی شرکت کی صورت میں عملی مظہر ہیں جو نبی ﷺ کی زندگی میں خواتین سے مشورہ، ان کے مسائل حل کرنے اور انہیں فعال کردار دینے سے واضح ہیں، اور حالیہ 2026 کی تحقیق میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ اسلامی اصول gender awareness کو proportional justice کے ذریعے فروغ دیتے ہیں جو discrimination اور extremism سے بچاتے ہیں^{xxvii} یہ جامع جائزہ ظاہر کرتا ہے کہ اسلامی مساوات نہ صرف روحانی برابری بلکہ سماجی انصاف، خاندانی استحکام اور انسانی کرامت کا ضامن ہے، جو معاصر دور میں بھی متعلقہ ہے جہاں یہ colonial اور patriarchal تعبیرات سے آزاد ہو کر gender justice کی راہ ہموار کرتا ہے، اور UN Women جیسے اداروں کی 2026 رپورٹس بھی اس بات کی تائید کرتی ہیں کہ اسلامی teachings میں equity اور justice کا امتزاج Muslim family laws کو مزید equitable بنا سکتا ہے^{xxviii} اس طرح اسلامی تصور مساوات ایک ابدی، جامع اور حکیمانہ نظام ہے جو مرد و عورت کو ایک دوسرے کی تکمیل بنا کر معاشرے کو اخلاقی، معاشی اور سماجی طور پر مضبوط بناتا ہے، تقویٰ کو فضیلت کا معیار بنا کر برتری کے جھوٹے دعوؤں کو مسترد کرتا ہے اور اللہ کی خلافت کی تکمیل کے لیے دونوں جنسوں کو برابر ذمہ دار ٹھہراتا ہے، جو نہ صرف تاریخی بلکہ معاصر عالمی مباحث میں بھی ایک متبادل فریم ورک پیش کرتا ہے جو انصاف، رحمت اور انسانی وقار پر قائم ہے۔ یہ جائزہ فیمینزم کی جدید لہروں سے ہم آہنگ ہے مگر اسے الہی حکمت اور فطری توازن کے ساتھ جوڑتا ہے، جو معاشرتی انصاف کی ضمانت دیتا ہے اور جنسی مساوات کو ایک الہی حکم کے طور پر پیش کرتا ہے جو تمام انسانوں کو باہمی احترام، تعاون اور عدل کی طرف بلاتا ہے۔

References

- ⁱ (Saifullin 2025) [Saifullin, D. 2025. "Women rights from Islamic perspectives: navigating modern challenges." *Frontiers in Sociology*. <https://www.frontiersin.org/journals/sociology/articles/10.3389/fsoc.2025.1727894/full>.].
- ⁱⁱ (Firdayanti 2023, with ongoing relevance in 2025 discussions) [Firdayanti, N. 2023 (updated context 2025). "Gender Equality in the Perspective of the Qur'an." *Atlantis Press*. <https://www.atlantis-press.com/article/125991738.pdf>.].
- ⁱⁱⁱ "Gender Equity in Islam." April 2. <https://www.whyyislam.org/gender-equity-in-islam/>.].

-
- iv (Firdayanti 2023, with ongoing relevance in 2025-2026) [Firdayanti, N. 2023. "Gender Equality in the Perspective of the Qur'an." Atlantis Press. <https://www.atlantis-press.com/article/125991738.pdf>.]
- v (ResearchGate 2026) ["A Quranic and Hadith Perspective on Women's Roles..." ResearchGate. March 3, 2026. https://www.researchgate.net/publication/370512728_Promoting_Gender_Equality_and_Empowerment_A_Quranic_and_Hadith_Perspective_on_Women's_Roles_in_Islam.]
- vi [WhyIslam. 2026. "Islam's View on Gender Roles: Not Subservience, but Equity." February 20. <https://www.whyislam.org/roles/>.]
- vii (Saifullin 2026) [Saifullin, D. 2026. "Women rights from Islamic perspectives." PMC. <https://pmc.ncbi.nlm.nih.gov/articles/PMC12848632/>.]
- viii (WhyIslam 2026) [WhyIslam. 2026. "Islam's View on Gender Roles: Not Subservience, but Equity." February 20. <https://www.whyislam.org/roles/>.]
- ix بين (Saifullin 2026) [Saifullin, D. 2026. "Women rights from Islamic perspectives." PMC. <https://pmc.ncbi.nlm.nih.gov/articles/PMC12848632/>.]
- x (WhyIslam 2026) [WhyIslam. 2026. "Islam's View on Gender Roles: Not Subservience, but Equity." February 20. <https://www.whyislam.org/roles/>.]
- xi (Iqra Network 2025) [Iqra Network. 2025. "Gender Equity in Islam: From "No Regard for Women" to Honor and Rights." December 19. <https://iqranetwork.com/blog/gender-equity-in-islam-from-no-regard-for-women-to-honor-and-rights/>.]
- xii (Sharafeldin 2026) [Sharafeldin, M. 2026. "How does change happen? Social norms, religion and Muslim family laws..." UN Women. <https://www.unwomen.org/sites/default/files/2026-02/discussion-paper-social-norms-religion-and-muslim-family-laws-in-the-middle-east-and-north-africa-en.pdf>.]
- xiii (Saifullin 2026) [Saifullin, D. 2026. "Women rights from Islamic perspectives." PMC. <https://pmc.ncbi.nlm.nih.gov/articles/PMC12848632/>.]
- xiv (Aghnaya 2026) [Aghnaya, M. M. A. 2026. "Women's right to inheritance: A comparative study." *Al-Haq Journal*. <https://www.al-haqjournal.ly/index.php/alhaq/article/view/440>.]
- xv (Sharafeldin 2026) [Sharafeldin, M. 2026. "How does change happen? Social norms, religion and Muslim family laws in the Middle East and North Africa." UN Women Discussion Paper. <https://www.unwomen.org/sites/default/files/2026-02/discussion-paper-social-norms-religion-and-muslim-family-laws-in-the-middle-east-and-north-africa-en.pdf>.]
- xvi (The Muslim Women Times 2025) ["Half The Share of Men? Women, Money and Inheritance." *The Muslim Women Times*, September 26, 2025. <https://themuslimwomentimes.com/2025/09/26/half-the-share-of-men-women-money-and-inheritance/>.]
- xvii (IJFMR 2025) ["Women's Rights in Islam: A Comprehensive Analysis..." *IJFMR*, March 25, 2025. <https://www.ijfmr.com/research-paper.php?id=38850>.]
- xviii (Saifullin 2026) [Saifullin, D. 2026. "Women rights from Islamic perspectives." PMC. <https://pmc.ncbi.nlm.nih.gov/articles/PMC12848632/>.]
- xix (ResearchGate 2026) ["WOMEN'S RIGHTS AND SOCIAL CONTRIBUTIONS IN ISLAM: A COMPREHENSIVE ANALYTICAL STUDY." ResearchGate, March 19, 2026. https://www.researchgate.net/publication/399499079_WOMEN'S_RIGHTS_AND_SOCIAL_CONTRIBUTIONS_IN_ISLAM_A_COMPREHENSIVE_ANALYTICAL_STUDY-SA_40_Journal_homepage.]
- xx (IJFMR 2025) ["Women's Rights in Islam: A Comprehensive Analysis..." *IJFMR*, March 25, 2025. <https://www.ijfmr.com/research-paper.php?id=38850>.]
- xxi (Sharafeldin 2026) [Sharafeldin, M. 2026. "How does change happen? Social norms, religion and Muslim family laws..." UN Women. <https://www.unwomen.org/sites/default/files/2026-02/discussion-paper-social-norms-religion-and-muslim-family-laws-in-the-middle-east-and-north-africa-en.pdf>.]
- xxii (Saifullin 2026) [Saifullin, D. 2026. "Women rights from Islamic perspectives." PMC. <https://pmc.ncbi.nlm.nih.gov/articles/PMC12848632/>.]
- xxiii (IJFMR 2025) [Habiba Elahi. 2025. "Women's Rights in Islam: A Comprehensive Analysis of Quranic and Sunnah Teachings." *International Journal For Multidisciplinary Research*. <https://www.ijfmr.com/research-paper.php?id=38850>.]
- xxiv (Sharafeldin 2026) [Sharafeldin, M. 2026. "How does change happen? Social norms, religion and Muslim family laws..." UN Women. <https://www.unwomen.org/sites/default/files/2026-02/discussion-paper-social-norms-religion-and-muslim-family-laws-in-the-middle-east-and-north-africa-en.pdf>.]
- xxvxxv (Saifullin 2026) [Saifullin, D. 2026. "Women rights from Islamic perspectives." PMC. <https://pmc.ncbi.nlm.nih.gov/articles/PMC12848632/>.]
- xxvi (IJFMR 2025) ["Women's Rights in Islam: A Comprehensive Analysis of Quranic and Sunnah Teachings." *International Journal For Multidisciplinary Research*, March 25, 2025. <https://www.ijfmr.com/research-paper.php?id=38850>.]
- xxvii (Islam and Gender Consciousness 2026) ["Islam and Gender Consciousness: Analysis and Application in Contemporary Society." *Journal of Walideminstitute*, February 25, 2026. <https://journal.walideminstitute.com/index.php/sicopus/article/view/528>.]
- xxviii (Sharafeldin 2026) [Sharafeldin, M. 2026. "How does change happen? Social norms, religion and Muslim family laws in the Middle East and North Africa." UN Women Discussion Paper. <https://www.unwomen.org/sites/default/files/2026-02/discussion-paper-social-norms-religion-and-muslim-family-laws-in-the-middle-east-and-north-africa-en.pdf>.]
-